سوال

(315) ایجاب وقبول کی رسم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ملتان سے محمد ابراہیم دریافت کرتے ہین کہ مجھے ایک محفل نکاح میں جانے کا اتفاق ہوا اس موقع پر ایجاب قبول کی رسم اس کے باپ نے ادا کی کیا اس طرح نکاح ہوجاتا ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نکاح زندگی کا ایک ایسا بندھن ہے جو انتہائی غور وغوض سنجیدگی اور متانت کا متقاضی ہے یہی وجہ ہے کہ اس معاشرتی معاملہ کو طے کرتے وقت فریقین کا عاقل وبالغ ہونے کی صورت میں خود مختار ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے اگر کسی موقع پر ایسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے جہاں عقل وبلوغ کے بغیر ہی نکاح ناگریز ہو تو شریعت اسلامیہ نے عاقل وبالغ ہونے کے بعد ہونے ایسی سہولتیں دی ہیں جن سے ان کی مختاری کو پورا پورا تحفظ ملتا ہے صورت مسئولہ میں اگر لڑکا نابالغ ہے تو اس کا باپ اس کی طرف سے نیابتاً ایجاب و قبول کرسکتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح بھی صغر سنی میں ہوا تھا اوران کے والد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی طرف سے ایجاب کا فریضہ سر انجام دیا تھا لیکن بالغ ہونے کے بعد لڑکا یا لڑکی صغر سنی یا زمانہ نا بالغی میں کئے ہوئے نکاح کو ناپسند کریں تو شریعت نے لڑکی کو خیار بلوغ اور لڑکے کو طلاق کی صورت میں حق "خلا صی" دیا ہے اگر لڑکا بالغ ہے تو والد اپنے لڑکے کی طرف سے صرف اس صورت میں قبول کرسکتا ہے جب لڑکے نے اسے اپنا وکیل مقرر کیا ہو باپ کے علاوہ کوئی دوسرا بھی وکیل بن سکتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اوقات لڑکے اور لڑکی دونوں کیطرف سے وکالۃ ازخود رسم "قبول" ادا کی ہے اگر لڑے نے والد کو اپنا وکیل نہیں بنایا اور والد نے ازخود رسم "قبول ادا کی ہے تو اس صورت میں نکاح نہیں ہوگا کیوں کہ اس سے مقاصد نکاح فوت ہونے کا اندیشہ ہے جسے شریعت کسی صورت میں واضح رہے کہ اگر لڑکا نابالغ ہے لیکن صاحب شعور اور صاحب تمیز ہے تو اس کا حکم بھی بالغ جیسا ہے یعنی اسے خود ایجاب وقبول کرنا چاہیے یا کسی کو اپنی طرف سے وکیل بنا کر اس فریضہ سے عہدہ برا ہونا چاہیے (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:336